10۔ ملکی پرندے اور دوسرے جانور

شفیق الرّحمان

(1920ء۔۔۔۔2000ء)

ابتدائی حالات:

اردو کے ممتاز افسانہ نگار اور مزاح نگار شفیق الرحمن 1920ء میں ضلع جالندھر میں "کلانور" کے مقام پر پیدا ہوئے۔ انہوں نے انیس سو بیالیس میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل لاہور سکول سے ایم بی بی ایس کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ اپنی قابلیت اور میڈیکل کی امتحان میں نمایاں پوزیشن کی وجہ سے ایک سال کے اندر ہی انہیں فوج میں انڈین آرمی میڈیکل سروس میں لے لیا گیا۔ پاکستان بن گیا تو وہ پاکستان آرمی کا حصہ بن گئے اور میجر جنرل کے عہدے ترقی کرنے کی بعد ریٹائر ہوئے۔ انیس سو اسی میں ان کا تقرر اکادمی ادبیات پاکستان کے چیئرمین کی حیثیت سے ہو گیا، جہاں انہوں نے چھ سال یعنی ۱۹۷۶ تک علمی ادبی خدمات انجام دیں۔

اسلوب نگاری:

شفیق الرحمان کے مزاج کا اندازہ بہت ہلکا پھلکا نہایت شائستہ ہے۔ ان کے وہاں نہ تو الفاظ کی بازیگری سے مزاح پیدا کرنے کی کوشش نظر آتی ہے۔ اور نہ ہی محض مزاح پیدا کرنے کی غرض سے ایک باوقار مقام سے نیچے اترنے کا رجحان ملتا ہے۔ ان کی تحریریں حس مزاح رکھنے نے اور مذاق کے تقاضوں کو سمجھنے والوں میں بہت مقبول ہوئیں۔

تصانیف:

1942 میں آپ کے افسانوں کا پہلا مجموعہ "کرنیں" شائع ہوا۔ آپ کے دیگر مجموعوں میں "شگوفے"، "مزو جزر"،

مُشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آلاپ	گانا	بدنما	بد شکل
جسم	جسامت	حفظانِ صحت	صحت کی حفاظت
خوش گلو	اچھی آواز والا	رقابت	دشمنی جو ہمسری یا ہم پیشہ ہونے کی وجہ سے ہو
شیون	رونا دھونا	قانع	تھوڑی چیز پر خوش رہنے والا
قفل	تالا		

سبق کا خلاصہ

اس سبق میں مصنف شفیق الرحمن نے بڑے دلچسپ مزاحیہ انداز میں پرندوں اور جانوروں کو تمثیل بنا کر انسانوں پر طنز کیا ہے۔ ان کا اصل مقصد یہ بتایا تھا کہ بہت سے انسان پرندوں اور جانوروں میں مماثلت رکھتے [illegible]